روزنامہ الفضل
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
سوموار 15 اکتوبر 2001ء 27 رجب 1422 ہجری - 15 اخاء 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 235

آنکھوں کی ٹھنڈک

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا

قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلٰوةِ وَ ثَمَرَةُ فُوَادِي فِي ذِكْرِهِ

میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے اور ذکر الٰہی میرے دل کا پھل ہے

(الشفاء - قاضی عیاض - جلد اول ص 86)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

محبت سے بھری ہوئی یاد الٰہی

محبت سے بھری ہوئی یاد الٰہی جس کا نام نماز ہے وہ درحقیقت ان کی غذا ہو جاتی ہے جس کے بغیر وہ جی ہی نہیں سکتے اور جس کی محافظت اور نگہبانی بعینہٖ اس مسافر کی طرح وہ کرتے رہتے ہیں جو ایک دشت بے آب و دانہ میں اپنی چند روٹیوں کی محافظت کرتا ہے جو اس کے پاس ہیں اور اپنے کسی قدر پانی کو جان کے ساتھ رکھتا ہے جو اس کی مشک میں ہے۔ واہب مطلق نے انسان کی روحانی ترقیات کے لئے یہ بھی ایک مرتبہ رکھا ہوا ہے جو محبت ذاتی اور عشق کے غلبہ اور استیلاء کا آخری مرتبہ ہے اور درحقیقت اس مرتبہ پر انسان کے لئے محبت سے بھری ہوئی یاد الٰہی جس کا شرعی اصطلاح میں نماز نام ہے غذا کے قائم مقام ہو جاتی ہے بلکہ وہ بار بار جسمانی روح کو بھی اس غذا پر فدا کرنا چاہتا ہے وہ اس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا جیسا کہ مچھلی بغیر پانی کے زندہ نہیں رہ سکتی اور خدا سے علیحدہ ایک دم بھی بسر کرنا اپنی موت سمجھتا ہے اور اس کی روح آستانہ الٰہی پر ہر وقت سجدہ میں رہتی ہے اور تمام آرام اس کا خدا ہی میں ہو جاتا ہے اور اس کو یقین ہوتا ہے کہ میں اگر ایک طرفۃ العین بھی یاد الٰہی سے الگ ہوا تو بس میں مرا۔ اور جس طرح روٹی سے جسم میں تازگی اور آنکھ اور کان وغیرہ اعضاء کی قوتوں میں توانائی آ جاتی ہے اسی طرح اس مرتبہ پر یاد الٰہی جو عشق اور محبت کے جوش سے ہوتی ہے مومن کی روحانی قوتوں کو ترقی دیتی ہے یعنی آنکھ میں قوت کشف نہایت صاف اور لطیف طور پر پیدا ہو جاتی ہے اور کان خدا تعالیٰ کے کلام کو سنتے ہیں اور زبان پر وہ کلام نہایت لذیذ اور اجلیٰ اور اصفیٰ طور پر جاری ہو جاتا ہے اور رؤیائے صادقہ بکثرت ہوتے ہیں۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم - روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 213-214)

اب وصولی کا وقت ہے

✪ تحریک جدید کا سال 31 اکتوبر کو اختتام پذیر ہوگا جملہ جماعتوں سے درخواست ہے کہ اب وصولی کو جلد از جلد مکمل بنائیں اور اولین فرصت میں رقوم مرکز میں بھجوائیں۔ عہدیدار حضرات کو حضرت مصلح موعود کا یہ ارشاد پیش نظر رکھنا چاہئے۔

"نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی ثواب ہوتا ہے"

(وکیل المال اول تحریک جدید)

نادار اور مستحق افراد کے لئے عطیات کی تحریک

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ نادار اور مستحق افراد کو مفت علاج کی سہولت میسر رکھتا ہے۔ ہزاروں افراد اس سہولت سے ہر سال استفادہ کرتے ہیں ملک میں منگائی کے تناظر میں اب علاج معالجہ کے اخراجات برداشت کرنا بہتوں کے بس سے باہر ہوتا جا رہا ہے۔ اس کے مقابل پر ادویہ کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہو چکا ہے۔ اس وجہ سے یہ سہولت میسر رکھنے میں مشکل درپیش ہے۔

مخیر احباب کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے۔ کہ وہ نادار مریضان کی مد میں اپنے عطایا پیش کرکے ثواب دارین حاصل کریں۔ اور دکھی لوگوں کی جسمانی راحت کے سامان بہم کرکے عنداللہ ماجور ہوں۔ امید ہے احباب اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال - ربوہ)

ضروری اعلان

✪ قارئین الفضل سے درخواست ہے کہ مضامین اعلانات اور خبروں کی اشاعت کے لئے ایڈیٹر الفضل سے رابطہ فرمائیں

☆ چندہ، خریداری، پتہ کی تبدیلی، اخبار کی ترسیل اور اشتہارات وغیرہ کے سلسلہ میں مینیجر الفضل سے رابطہ فرمائیں۔

پتہ یہ ہے- (دفتر الفضل دارالنصر غربی ربوہ)

تحریک سو بیوت الذکر کے تحت گنی بساؤ میں
تیسری احمدیہ بیت الذکر کا افتتاح

رپورٹ: رشید احمد طیب صاحب مربی سلسلہ- گنی بساؤ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ گنی بساؤ نے مورخہ 15 جون 2001ء بروز جمعۃ المبارک حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی جاری فرمودہ عظیم تحریک "سو بیوت الذکر کی تعمیر" کے سلسلہ میں اس ملک میں تیسری احمدیہ بیت کا افتتاح کرنے کی توفیق پائی- یہ بیت ملک کے جنوبی ریجن ٹومبولی (Tomboli) کے گاؤں بینڈوکو (Benduko) میں تعمیر کی گئی ہے-

قریباً 350 نمازیوں کی گنجائش پر مشتمل یہ بیت قریباً چھ ماہ کے عرصہ میں مکمل ہوئی- بیت کے ہال کا قریباً ایک تہائی حصہ دیوار کر کے مستورات کے لئے مختص کیا گیا ہے جسے احمدیہ مدرسہ کے طور پر بھی استعمال میں لایا جارہا ہے- بیت کے سامنے کا وسیع صحن چاروں اطراف سے لکڑیاں لگا کر Cover کیا گیا ہے-

خوبصورت محراب اور رنگین چھوٹے چھوٹے میناروں سے مزین یہ بیت بر لب سڑک واقع ہے اور سڑک کے کنارے پر احمدیہ بیت کا بورڈ لگایا گیا ہے- گنی بساؤ کے اس سرسبز وشاداب علاقہ میں درختوں کے جھنڈ کے درمیان یہ بیت نہایت خوشنما نظارہ پیش کرتی ہے-

مکرم عبدالحمید صاحب چھینہ اور محمد امین صاحب چھینہ واقفین زندگی نے محنت اور لگن سے مقامی ماہرین کے تعاون سے اس بیت کو تکمیل تک پہنچایا-

مورخہ 15 جون بروز جمعۃ المبارک نماز جمعہ کی ادائیگی کے ساتھ اس بیت کا افتتاح ہوا- مکرم حمید اللہ ظفر صاحب امیر جماعت ومربی انچارج گنی بساؤ نے خطبہ جمعہ میں قرآن کریم اور احادیث کی تعلیمات کی روشنی میں بیوت الذکر کی تعمیر کے بابرکت کام کی اہمیت اور اغراض ومقاصد اور دعا کی اہمیت بیان کی-

نماز جمعہ کے بعد مہمان خصوصی مکرم موسیٰ کمارا صاحب گورنر ریجن نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کا اپنی حکومت کی جانب سے شکریہ ادا کیا اور برملا اس بات کا اظہار کیا کہ اس وقت جماعت احمدیہ ہی واحد جماعت یا تنظیم ہے جو بغیر کسی قسم کی ذاتی اغراض کے صرف اور صرف انسانیت کی خدمت کے لئے ہمارے ملک کی تعمیر وترقی وعوام کی خدمت میں مصروف علم ہے- نیز انہوں نے اس بات پر بھی اظہار مسرت کیا کہ انہیں اپنے اس دور ذمہ داری کے دوران کچھ عرصہ قبل اس بیت کے سنگ بنیاد کی تقریب میں شرکت کا موقع ملا تھا اور آج افتتاح میں بھی شامل ہو رہا ہوں- ورنہ عموماً اس قسم کے تعمیری کاموں میں تو بہت تاخیر ہو اکرتی ہے- اس موقع پر انہوں نے جماعت سے اپنے علاقہ میں سکول اور ہسپتال بنانے کی درخواست بھی کی-

مکرم گورنر صاحب کے علاوہ اس علاقہ کے زونل ملٹری کمانڈر کے نمائندہ اور بعض سرکردہ حکومتی شخصیات نے اس بابرکت تقریب میں شرکت کی-

اس تقریب کے اختتام پر اجتماعی دعا ہوئی اور پھر حاضرین کو کھانا پیش کیا گیا- احباب جماعت بینڈوکو (Benduko) نے اس خوشی کے موقع پر گائے ذبح کر کے نہایت اعلیٰ کھانا تیار کیا اور مہمان نوازی کا حق ادا کیا-

آس پاس کے 15 دیہات سے قریباً 450 افراد اور ہمسایہ ملک گنی کناکری سے 8 گاؤں کے مرکزی امام اور ایک گاؤں کے چیف نے اپنے علاقہ کی نمائندگی کرتے ہوئے اس تقریب میں شرکت کی- نیشنل ٹیلی ویژن، نیشنل ریڈیو اور نیشنل اخبار نے اس تقریب کی رپورٹنگ کی اور ٹی وی اور ریڈیو نے اپنے خبرناموں میں تفصیلی فیچر اس تقریب پر مشتمل شائع کیا- نیز علاقائی ریڈیو یمبرین (Yemberen) اور بافاٹا (Bafata) نے اپنی خبروں میں اس تقریب کی خبر تفصیل سے نشر کی-

(الفضل انٹرنیشنل 17- اگست 2001ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعرات 18 اکتوبر 2001ء

12-20 a.m	لقاء مع العرب
1-30 a.m	اطفال کی حضور سے ملاقات
2-25 a.m	تعارف
2-45 a.m	ترجمۃ القرآن کلاس
3-50 a.m	پھولوں کی نمائش پر رپورٹ
4-25 a.m	اردو اسباق نمبر 67
5-05a.m	تلاوت- خبریں- درس ملفوظات
5-45 a.m	چلڈرنز کارنر
6-45 a.m	ہومیوپیتھی کلاس
7-50 a.m	آئینہ
8-30 a.m	حضور کی مجلس سوال وجواب
9-30 a.m	چائنیز سیکھئے
10-05 a.m	اردو کلاس
11-05 a.m	تلاوت- خبریں- درس ملفوظات
12-00 p.m	سندھی پروگرام
1-00 p.m	آئینہ
1-40 p.m	دستاویزی پروگرام
2-00 p.m	اردو کلاس
3-00 p.m	انڈونیشین سروس
3-55 p.m	چلڈرنز کارنر
4-25 p.m	چائنیز سیکھئے
5-05 p.m	تلاوت- خبریں
5-35 p.m	بنگالی سروس
6-40 p.m	حضور کی مجلس سوال وجواب
7-40 p.m	درس ملفوظات
7-50 p.m	ہومیوپیتھی کلاس
8-55 p.m	چلڈرنز کارنر
9-25 p.m	چائنیز سیکھئے
10-00 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت-
11-10 p.m	فرانسیسی پروگرام
11-55 p.m	اردو کلاس

جمعہ 19 اکتوبر 2001ء

12-55 a.m	دستاویزی پروگرام

باقی صفحہ 7 پر

سالانہ علمی مقابلہ جات معلمین کلاس وقف جدید
2 تا 4 اکتوبر 2001ء

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے دیہاتی سطح پر احمدی احباب کی تعلیم وتربیت اور دعوت الی اللہ کی غرض سے القاء الٰہی کے تحت دسمبر 1957ء میں وقف جدید جیسی بابرکت تحریک جاری فرمائی- ابتداء میں حضرت مصلح موعود نے اس تحریک کے تحت وقت کرنیوالوں کے لئے کوئی زیادہ تعلیم کی شرط نہ لگائی جب کہ پرائمری پاس تک واقفین کو بھی لینا منظور فرمالیا- سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر اب معلمین کلاس خدا کے فضل سے ایک پورے ادارے کی شکل اختیار کر چکی ہے-

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس ادارے کو "مدرسۃ الظفر" کا نام عطا فرمایا- وقف جدید کے تحت معلمین کی تعلیم وتربیت کا دورانیہ دو سال پر مبنی ہے- جس میں طلباء کا تعلیمی معیار بلند کرنے کے لئے باقاعدہ نصاب مقرر ہے- بنی نوع انسان کی خدمت بجالانے کے لئے ہومیوپیتھی سے بھی متعارف کروایا جاتا ہے- سال میں 2 پکنکس منائی جاتی ہیں اور ملک کے خوبصورت شمالی علاقہ جات کی سیر اور ہائیکنگ کروائی جاتی ہے طلباء میں علمی اور جسمانی میدان میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کے لئے امسال پہلی دفعہ سالانہ جسمانی وورزشی مقابلہ جات اور سالانہ علمی مقابلہ جات کا سلسلہ بھی شروع ہو چکا ہے- مارچ میں سالانہ ورزشی مقابلہ جات منعقد کروائے گئے اور مورخہ 2 تا 4 اکتوبر 2000ء پہلی دفعہ علمی مقابلہ جات منعقد کروائے گئے-

ان مقابلہ جات کا افتتاح مورخہ 2 اکتوبر 5 بجے شام مکرم ومحترم مولانا جمیل الرحمن رفیق صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ نے فرمایا-

امسال درج ذیل علمی مقابلہ جات کروائے گئے- تلاوت قرآن کریم، نظم، مقابلہ تقریر، مقابلہ فی البدیہہ تقریر، مقابلہ فی البدیہہ مضمون نویسی، عام دینی معلومات، مقابلہ جنرل نالج، اور بیت بازی-

اختتامی تقریب 4 اکتوبر کو رات 8 بجے وقف جدید کے احاطہ میں منعقد ہوئی جس کی صدارت محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول نے فرمائی- تلاوت ونظم کے بعد مکرم محمد احمد صاحب فہیم نے رپورٹ پیش کی بعد ازاں صدر مجلس نے انعامات تقسیم فرمائے اور طلباء کو مختصر خطاب میں جسمانی اور علمی خدمات کے میدان میں آگے بڑھنے کی تلقین فرمائی- اجتماعی کھانے کے بعد دعا کے ساتھ یہ پروگرام اختتام پذیر ہوئی- مکرم مبشر احمد صاحب خالد تمام انتظامات کے نگران تھے-

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

حضرت امام رازیؒ

امام صاحب کا نام محمد، کنیت ابوعبداللہ یا ابوالفضل، لقب فخرالدین ہے، اور ہرات میں شیخ الاسلام کے لقب سے پکارے جاتے تھے۔ سلسلہ نسب یہ ہے محمد بن عمر بن حسین بن حسن بن علی۔ شہرزوری نے تاریخ الحکماء میں لکھا ہے کہ امام صاحب کا نسب حضرت ابوبکر صدیقؓ سے ملتا ہے، لیکن امام صاحب نے خود اپنی تصنیفات میں تصریح کی ہے، کہ وہ حضرت عمر بن الخطابؓ کی اولاد سے ہیں، اور ظاہر ہے کہ ان ہی کا قول سب سے زیادہ معتبر ہوسکتا ہے۔ امام صاحب کے والد عمر کی کنیت ابو القاسم اور لقب ضیاء الدین تھا، اور وہ اپنے زمانہ کے بہت بڑے واعظ، متکلم، صوفی، محدث، ادیب اور انشاء پرداز تھے انہوں نے علم کلام کی تعلیم ابوالقاسم انصاری اور فقہ کی تعلیم ابومحمد الحسین بن مسعود فراء بغوی سے حاصل کی، اور علم کلام میں غایۃ المرام کے نام سے دو جلدوں میں ایک نہایت محققانہ کتاب لکھی جس کے آخر میں ایک خاص فصل میں امام ابوالحسن اشعری اور ان کے اتباع کے فضائل لکھے، اس کے علاوہ فن اصول و وعظ میں بھی انہوں نے متعدد کتابیں لکھیں رے میں ان کا عام مشغلہ درس و تدریس تھا، اور خاص خاص معینہ اوقات میں وعظ بھی کہتے تھے، جس میں ان کی فصاحت بیانی کی وجہ سے بکثرت لوگ شریک ہوتے تھے، یہی وجہ ہے کہ وہ عام طور پر خطیب رے کے لقب سے مشہور تھے، اور اسی بناء پر امام صاحب ابن الخطیب کے نام سے بھی مشہور ہیں۔

ولادت

امام صاحب کی ولادت رے میں 25 رمضان 543ھ یا 544ھ میں ہوئی، لیکن ان کے بچپن کے حالات تذکروں میں بالکل نہیں ملتے۔

تعلیم و تربیت

جب تعلیم کے قابل ہوئے تو سب سے پہلے اپنے والد کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا، اور ان سے علم کلام اور علم فقہ کی تعلیم حاصل کی، والد کی وفات کے بعد ایک مدت تک کمال سمنانی سے علم فقہ کی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ ایک اور بزرگ سے بھی فقہ کی تعلیم حاصل کی، چنانچہ قاضی محی الدین، قاضی مرند کا بیان ہے کہ امام رازی جس زمانہ میں مرند میں تھے، ان کا قیام اس مدرسہ میں تھا جس میں میرے والد مدرس تھے، اور وہ ان سے فقہ کی تعلیم حاصل کرتے تھے، اس کے بعد انہوں نے علم حکمت کی طرف توجہ کی اور رے میں واپس آ کر مجد جیلی سے اس کی تعلیم حاصل کرتے رہے پھر جب مجد جیلی مراغہ میں درس و تدریس کیلئے بلائے گئے تو امام صاحب بھی ان کے ساتھ مراغہ گئے، اور وہاں ایک طویل مدت تک قیام کر کے ان سے علم کلام اور علم حکمت کی تعلیم حاصل کی۔

سفر

تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد امام صاحب نے مختلف مقامات کے سفر کئے اور ان مقامات کے سفر میں ان کو بعض موقعوں پر سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، پہلی مشکل تو یہ تھی کہ وہ ابتداء میں نہایت مفلس اور تنگ دست تھے، جس کے متعلق الروضۃ البہیہ اور اخبار الحکماء میں بعض نہایت دردانگیز واقعات مذکور ہیں، اسی تنگدستی کی حالت میں وہ ایک سفر میں سرخس سے گزرے اور وہاں کے مشہور طبیب ثقۃ الدین شرف الاسلام عبدالرحمٰن بن عبدالکریم السرخسی کے یہاں قیام کیا، تو انہوں نے امام صاحب کی نہایت خاطر مدارات کی امام صاحب نے اس کے شکریہ میں قانون شیخ کے متعلق الفاظ کی شرح کی، اور اس شرح کو ان کے نام سے معنون کیا، اور اس کے مقدمہ میں ان کی بڑی تعریف کی اور لکھا کہ اس علم وفضل کے ساتھ انہوں نے مجھ پر بہت زیادہ احسانات کئے، اور زمانہ قیام اور زمانہ سفر میں میری فارغ البالی اور اصلاح حال سے ان کے قلب کا تعلق رہا۔ اس لئے میں نے تین وجوہ سے اس کتاب کو ان کے نام پر لکھا، ایک تو یہ کہ ان کی زبانی گفتگو سے ان مباحث میں بہت سے مباحث واضح ہوئے، دوسرے یہ کہ ان کے بعض حقوق ادا ہو جائیں، تیسرے یہ کہ مجھ کو اس علم میں بالخصوص اس کتاب کے ابواب و فصول میں ان پر کامل اعتماد تھا، اس لئے مجھ کو معلوم ہوا کہ میں نے جو علمی نکتے ایسے پیدا کئے ہیں جو قدماء و متاخرین کی تصنیفات میں نہیں پائے جاتے، ان کی قدر صرف وہی جان سکتے ہیں۔

دوسری شکل یہ تھی کہ اس زمانے میں ممالک اسلامیہ میں مختلف العقائد فرقے موجود تھے، جن میں باہم مناظرے اور مجادلے ہوتے رہتے تھے، اور یہی مناظرے اور مجادلے علماء کے اظہار کمال کا بڑا ذریعہ سمجھے جاتے تھے، اس لئے امام صاحب جن شہروں میں پہنچتے تھے ان کو مختلف فرقوں کے ساتھ مناظرہ کرنا پڑتا تھا، لیکن یہ مناظرے علمی حیثیت سے جس قدر مفید تھے، اسی قدر اخلاقی حیثیت سے مضر تھے، کیونکہ ان سے باہم سخت عداوت پیدا ہو جاتی تھی، اور ایک فریق دوسرے فریق کی جان و مال اور عزت و آبرو کا دشمن ہو جاتا تھا، اس لئے ان مناظروں کی وجہ سے امام صاحب کسی مقام پر اطمینان کے ساتھ قیام نہیں کر سکتے تھے، اور ان کو مخالفین کی شورش سے اس مقام کو چھوڑنا پڑتا تھا، چنانچہ طبقات الشافعیہ اور ابن خلکان میں لکھا ہے کہ علوم و فنون میں مہارت حاصل کرنے کے بعد امام صاحب نے خوارزم کا سفر کیا، اور وہاں ان میں اور معتزلہ میں مناظرے ہوئے جن کی وجہ سے ان کو وہاں سے نکلنا پڑا، پھر انہوں نے ماوراء النہر کا سفر کیا اور یہاں بھی یہی قصہ پیش آیا، مجبوراً ان کو اپنے وطن رے میں واپس آنا پڑا۔

امام صاحب کے مناظرات کا جو مجموعہ چھپ کر شائع ہو چکا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں مناظرات کا کس قدر رواج تھا، وہ خود فرماتے ہیں کہ۔

جنوب میں بلاد ماوراء النہر میں گیا تو سب سے پہلے بخارا میں، اس کے بعد سمرقند میں پہنچا، پھر وہاں سے جند میں اور جند سے شہر تالت میں گیا، اور ان تمام شہروں کے داعیان وافاضل سے مجھے مجادلہ اور مناظرہ کا اتفاق ہوا۔

ان مناظروں میں مخالفین کی جانب سے جو شور وشغب ہوتا تھا، اس کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

جب میں نے اس کے سامنے یہ بات کہی تو اس کے لئے اس کا سمجھنا مشکل ہوگیا، لیکن میں نے اس کے سامنے اس کو بار بار طرح طرح سے نرمی اور سہولت کے ساتھ پیش کیا، یہاں تک کہ وہ بعض وجوہ سے اس کو سمجھ گیا، اور جب سمجھ گیا تو بحث و نظر کے قانون سے نکل گئے، اور عوام و جہال کو شور وشغب کرنے پر آمادہ کرنا شروع کیا، اور ایک اور مناظرہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ

اس واقعہ کے کئی سال کے بعد مجھے شہر غزنہ میں جانے کا اتفاق ہوا، اس شہر کا قاضی نہایت حاسد، کم علم اور کثیر التصنع شخص تھا، اس کے بعد مجھے بعض مجلسوں میں جانے کا اتفاق ہوا، جس میں یہ قاضی غزنہ کے عوام کی ایک جماعت کو لے کر آیا، اور ان کو حکم دیا کہ جب میں گفتگو شروع کروں تو وہ اس کی طرف سے شور وشغب کریں۔

امام صاحب نے ہندوستان کا بھی سفر کیا، اور لکھا ہے کہ میں ہندوستان کے شہروں میں گیا تو دیکھا کہ یہ کفار خدا کے وجود پر متفق ہیں، لیکن اس سے زیادہ سفر کی تفصیل نہیں ملتی۔

حصول دولت وجاہ

لیکن خوارزم اور ماوراء النہر کے سفر کے بعد امام صاحب کی غربت اور فلاکت کا زمانہ ختم ہوگیا، اور جب وہ ماوراء النہر کے سفر سے رے میں واپس آئے تو ان کی دولت مندی اور فارغ البالی کا زمانہ شروع ہوا جس کی تقریب یہ ہوئی کہ رے میں ایک نہایت دولت مند طبیب تھا، جس کی دو لڑکیاں تھیں، حسن اتفاق سے امام صاحب کے بھی دو لڑکے تھے، وہ طبیب مرض الموت میں مبتلا ہوا، تو اپنی دونوں لڑکیوں کی شادی امام صاحب کے دونوں لڑکوں سے کر دی، اور جب وہ مرگیا تو اس کی تمام دولت امام صاحب کے پاس آ گئی، اور وہ بہت بڑے دولت مند آدمی ہو گئے، لسان المیزان میں لکھا ہے کہ اب وہ اس زمانے کے رئیس ہو گئے اور پچاس غلام سنہرے کمربند باندھے اور منقش کپڑے پہنے ہوئے ان کے گرد کھڑے رہتے تھے۔

مال و دولت کے ساتھ جاہ و اعزاز میں بھی اس قدر ترقی ہوئی کہ جہاں جاتے تھے امیر وغریب سب ان کی ملاقات و زیارت کو آتے تھے، چنانچہ جب وہ ہرات میں تشریف لے گئے، وہاں کے تمام علماء صلحاء اور امراء و سلاطین ان کی ملاقات کو آئے۔

سلاطین وقت کی قدردانی

علماء، صلحاء اور عام مسلمانوں کے ساتھ سلاطین وقت نے بھی امام صاحب کی قدردانی کی، امام صاحب کے زمانے میں خراسان، غور، غزنہ اور خوارزم وغیرہ پر غوری اور خوارزم شاہی خاندان حکومت کرتا تھا، اور ان حکومتوں کے فرمانرواؤں نے امام صاحب کی نہایت قدر و منزلت کی، غوری خاندان میں سلطان غیاث الدین غوری نہایت فیاض، علم دوست، بے تعصب اور خوش عقیدہ تھا، اس نے خراسان میں بہت سے صدقات و اوقاف کئے تھے، شافعیہ کے لئے بہت سے مدرسے قائم کئے تھے، بہت سی مسجدیں اور راستوں میں بہت سی خانقاہیں بنوائی تھیں، اور سب سے ٹیکس معاف کر دیئے تھے۔ جب کسی شہر میں جاتا تھا تو وہاں کے عام باشندوں اور فقہاء اور اہل علم پر نہایت بذل و کرم کرتا تھا، اور اپنے خزانے سے ان کے لئے سالانہ عطیے مقرر کرتا تھا، فقراء پر زر پاشی اور شعراء وغیرہ کے ساتھ نہایت مراعات کرتا تھا، اس کے ساتھ بذات خود نہایت خوشخط اور صاحب علم تھا، خود اپنے ہاتھ سے قرآن مجید لکھتا تھا، اور ان کو اپنے تعمیر کردہ مدارس پر وقف کر دیتا تھا، اگرچہ شافعی المذہب ہونے کی وجہ سے شافعیوں کی طرف خاص میلان رکھتا تھا۔ تاہم کسی دوسرے مذہب سے تعصب نہیں رکھتا تھا، اور کہتا تھا کہ مذہبی تعصب بادشاہ کے لئے ایک بدنما چیز ہے، وہ علم دوست ہونے کے ساتھ بہت بڑا فاتح اور مدبر بھی تھا، چنانچہ جب وہ 556ھ میں تخت نشین ہوا تو اپنے بھائی سلطان شہاب الدین غوری کو اس کی شجاعت اور تدبر و سیاست کی بناء پر شریک حکومت کر لیا، اور دونوں بھائیوں نے مل کر عظیم الشان فتوحات حاصل کیں، سلطان شہاب الدین غوری نے ہندوستان کا رخ کیا، اور خسرو شاہ غزنوی کو جو لاہور میں مقیم تھا قتل کر کے غزنوی حکومت کا خاتمہ کر دیا۔ لاہور کی فتح کے بعد ہندوستان کے دوسرے اطراف کا قصد کیا۔ اور غزنوی حکومت کے تمام مقبوضات پر قبضہ کر لیا، لیکن سلطان غیاث الدین غوری نے بلاد خراسان کا رخ کیا، اور ہرات وغیرہ پر قبضہ کر کے دونوں نے ہندوستان اور خراسان میں ایک عظیم الشان سلطنت قائم کر لی، بالآخر ایک وسیع مدت تک حکومت کرنے کے بعد سلطان غیاث الدین غوری نے 599ھ میں وفات پائی اور اس کے بعد اس کا بھائی سلطان شہاب الدین غوری جو اب تک اس کا شریک سلطنت تھا، مستقل بادشاہ ہو گیا، ان دونوں بھائیوں سے امام صاحب کے تعلقات قائم ہوئے اور دونوں نے امام صاحب کی قدردانی کی چنانچہ امام صاحب سلطان غیاث الدین غوری کے بھانجے بہاالدین سام حاکم بامیان سے قطع تعلق کر کے اس کی خدمت میں آئے تو امام صاحب کے ساتھ نہایت عزت و احترام

سے پیش آیا، اور ہرات میں جامع مسجد کے قریب ان کے لئے ایک مدرسہ بنوادیا، جس میں مختلف شہروں سے طلبہ آکر داخل ہونے لگے، امام صاحب نے بھی اس کا حق نعمت ادا کیا، اور اس کے نام پر لطائف غیاثیہ اور دوسری کتابیں تصنیف کیں، لیکن باوجود اس قدر دانی کے امام صاحب کا زمانہ بھی سکون واطمینان کے ساتھ بسر نہ ہوا، کیونکہ اس وقت ہرات وغور کے باشندے زیادہ تر کرامیہ فرقہ کے لوگ تھے، جو نہایت ظاہر پرست تھے، اور خدا کو مجسم مانتے تھے، لیکن امام صاحب اس فرقہ کے سخت مخالف تھے، اس لئے ان لوگوں کو امام صاحب کا یہ جاہ واقتدار نہایت ناگوار ہوا، بالخصوص سلطان غیاث الدین غوری کے چچازاد بھائی اور اس کے داماد ملک ضیاء الدین نے امام صاحب کی سخت مخالفت کی، جس کا نتیجہ ایک مناظرے کی صورت میں ظاہر ہوا اور اس نے ایک عام شورش کی صورت اختیار کرلی، یہ مناظرہ بمقام فیروز کوہ 595ھ میں ہوا۔

شہرزوری نے تاریخ الحکماء میں اس مناظرے کا ذکر نہیں کیا ہے، بلکہ یہ لکھا ہے کہ امام صاحب سلطان غیاث الدین غوری اور اس کے بھائی سلطان شہاب الدین غوری کی خدمت میں حاضر ہوئے جو بلاد غور کے بادشاہ تھے، اور ان اطراف کے اکثر باشندے کرامیہ مجسمہ تھے، لیکن سلطان غیاث الدین غوری امام صاحب کی قوت استدلال سے کسی قدر کرامیہ مذہب سے منحرف ہوگیا تھا، اتفاق سے ایک روز امام صاحب نے وہاں وعظ کہا، جس میں ایسی باتیں کہیں جو کرامیہ مذہب کے مخالف تھیں، اس لئے ان لوگوں نے امام صاحب پر حملہ کرنا چاہا جس سے بچنے کیلئے امام صاحب نے سلطان غیاث الدین کے دامن میں پناہ لی، اور اس نے ان کو بلطائف الحیل بچایا اور وہ وہاں سے غزنہ میں واپس آئے، اپنے بھائی سلطان غیاث الدین کی طرح سلطان شہاب الدین غوری نے بھی امام صاحب کی نہایت قدردانی کی ابن خلکان نے لکھا ہے کہ ایک بار امام صاحب نے سلطان شہاب الدین غوری کو بطور قرض کے کچھ روپے دیئے، اور اس قرض کو واپس لینے کیلئے اسکی خدمت میں حاضر ہوئے، تو اس نے امام صاحب کی نہایت تعظیم وتکریم کی اور امام صاحب کو بہت سا مال دیا، اور ہمیشہ ان کے وعظ وپند سے مستفید ہوتا رہا، تاریخوں اور تذکروں میں لکھا ہے کہ ایک بار امام صاحب نے اس کے سامنے وعظ میں فرمایا کہ "اے سلطان عالم نہ تیرا اقتدار قائم رہے گا نہ رازی کا تعلق ونفاق باقی رہے گا، اس پر وہ زار وقطار رونے لگا، عبدالقادر بدایونی نے منتخب التواریخ میں لکھا ہے کہ سلطان شہاب الدین غوری کے دربار میں بہت سے علماء، فضلاء اور شعراء نے تربیت پائی، جن میں امام فخرالدین رازی مستقلاً اس کے لشکرگاہ میں قیام رکھتے تھے اور ہر ہفتہ وعظ کہتے تھے، اور وہ اکثر ان کے وعظ میں شریک ہوتا تھا، امام صاحب آمدورفت اور دائمی پابندی سے نہایت تنگدل ہوئے اور اسی حالت میں اس کو خطاب کرکے یہ فقرے کہے۔

سازشیں

لیکن امام صاحب کو اس زمانے میں بھی اطمینان نصیب نہیں ہوا' چنانچہ 602ھ میں جب کفار کو کریہ یا فرقہ اسماعیلیہ کے کسی شخص نے خیمے کے اندر گھس کر سلطان شہاب الدین غوری کو قتل کردیا تو غزنہ کے بعض مفسدوں نے اس سازش قتل کا بانی امام صاحب کو قرار دیا' اور اس پر اس قدر شورش برپا ہوئی کہ لوگوں نے امام صاحب کو قتل کردینا چاہا' امام صاحب نے بھاگ کر سلطان شہاب الدین غوری کے وزیر مؤید الملک کے دامن میں پناہ لی' اور اس نے مخفی طور پر امام صاحب کو ان کے جائے قیام تک پہنچادیا۔

جس طرح غزنوی خاندان کے گل سرسبز سلطان غیاث الدین غوری اور سلطان شہاب الدین غوری تھے' اسی طرح خوارزمشاہی خاندان میں علاء الدین خوارزمشاہ اور اس کا بیٹا محمد بن تکش خوارزمشاہ نہایت جاہ وجلال کے بادشاہ گزرے ہیں' سلطان علاء الدین خوارزمشاہ 568ھ میں تخت نشین ہوا' اور اپنا رقبہ سلطنت سندھ' ہند' ماوراء النہر' خراسان اور بغداد تک وسیع کرلیا' اس کی فوج کی تعداد ایک لاکھ تھی' اور سلجوقیوں کی سلطنت کا خاتمہ اسی کے ہاتھ سے ہوا' اس نے 596ھ میں وفات پائی اور اس کے بعد اس کا بیٹا محمد بن تکش خوارزمشاہ فرمانروا ہوا' اور اس نے خوارزمشاہی حکومت کو اور بھی وسیع اور طاقتور بنادیا' اور اپنے باپ سلطان علاء الدین خوارزمشاہ کی فتوحات کو درجہ کمال تک پہنچادیا' اس نے اکیس 21 سال تک حکومت کی' اور اس مدت میں اپنا رقبہ سلطنت اس قدر وسیع کرلیا کہ عراق سے لے کر ترکستان' بلاد غزنہ' ہندوستان کے بعض حصے' بحستان' کرمان' طبرستان' جرجان' خراسان اور فارس وغیرہ سب اس کے زیر اقتدار آگئے' اور اس میں سلجوقیوں کے بعد کوئی دوسرا فرمانروا اس کا ہمسر نہیں پیدا ہوا' فاتح اور کشورستان ہونے کے ساتھ خود عالم تھا' علماء وفضلاء کی تعظیم وتوقیر اور ان کے ساتھ احسان کرتا تھا' اور ان کی صحبتوں اور مناظروں میں اکثر شریک رہتا تھا۔

ان دونوں بادشاہوں نے امام صاحب کی نہایت قدردانی کی اور اول اول سلطان علاء الدین تکش خوارزمشاہ نے امام صاحب کو اپنے بیٹے محمد بن تکش خوارزمشاہ کا استاد مقرر کیا، اس کے بعد جب خود محمد بن تکش خوارزمشاہ بادشاہ ہوا تو اس کے دربار میں امام صاحب کو اس قدر جاہ ومال حاصل ہوا جو اس کے دربار میں کسی کو حاصل نہ تھا۔

امام صاحب کے مشاغل

اس جاہ ومال کے حاصل ہوجانے کے بعد اگرچہ امام صاحب بالکل شاہانہ زندگی بسر کرنے لگے' تاہم ان کے علمی مشاغل بدستور جاری رہے' جن میں ایک بڑا مشغلہ درس وتدریس کا تھا' لیکن ان کی مجلس درس میں بھی شاہانہ شان وشوکت پائی جاتی تھی' محی الدین قاضی مرند کا بیان ہے کہ "میں نے امام صاحب سے ہمدان اور ہرات میں تعلیم حاصل کی، ان کی مجلس درس میں بڑی شان پائی جاتی تھی' اور وہ بادشاہوں سے بھی بڑے نظر آتے تھے' جب وہ درس دینے کے لئے بیٹھتے تھے تو ان کے اکابر تلامذہ مثلاً زین الدین کشی' قطب مصری اور شہاب الدین نیشاپوری کی ایک جماعت ان کے قریب بیٹھتی تھی' ان کے متصل بقیہ تلامذہ اور دوسرے لوگ حسب مراتب بیٹھتے تھے جب کوئی شخص کوئی علمی مسئلہ چھیڑتا تھا تو اس سے اکابر تلامذہ کی بھی جماعت بحث ومباحثہ کرتی تھی' البتہ جب کوئی مشکل بحث پیش آجاتی تھی تو امام صاحب خود اس میں حصہ لیتے تھے' اور اس کے متعلق ایسی بحث کرتے تھے' جس کی تعریف حد بیان میں نہیں آسکتی' تلامذہ کی کثرت کا یہ حال تھا کہ جب امام صاحب کی سواری چلتی تھی' تو اس کے ساتھ تین سو شاگرد چلتے تھے۔

درس وتدریس کے ساتھ ان کا دوسرا اہم مشغلہ فرقوں کے شکوک وشبہات کا ازالہ تھا' ابن خلکان نے لکھا ہے کہ ہرات میں ان کی مجلس میں مختلف مذاہب اور مختلف عقائد کے لوگ آکر سوالات کرتے تھے' اور وہ ہر ایک کا جواب نہایت خوبی کے ساتھ دیتے تھے اور ان کی وجہ سے فرقہ کرامیہ اور دوسرے فرقوں کے بہت سے لوگ اہلسنت والجماعت کے مذہب میں داخل ہوئے۔

اخیر عمر میں وعظ بھی کہنے لگے تھے اور ان کی مجلس وعظ میں عام وخاص سب آتے تھے' وعظ کی حالت میں ان کو وجد آجاتا تھا'

طبقات الشافعیہ اور ابن خلکان کی وفات الاعیان میں لکھا ہے کہ امام صاحب کو وعظ گوئی میں کمال حاصل تھا اور وہ عربی اور فارسی دونوں زبانوں میں وعظ کہتے تھے۔

امام صاحب کی مجلس وعظ میں بھی شاہانہ جاہ وجلال پایا جاتا تھا' اور وہ اس میں علم کلام اور فلسفہ کے نہایت دقیق مسائل بیان کرتے تھے' ایک بار وہ بامیان سے ہرات میں نہایت شان وشوکت کے ساتھ آئے' تو وہاں کے بادشاہ حسین خرمین نے ان کا استقبال کیا' اور اس کے بعد وہاں کی جامع مسجد کے صدر ایوان میں ان کے لئے ایک منبر نصب کروادیا' تاکہ عام طور پر لوگ ان کی زیارت سے شرف اندوز ہوں' اور ان کے کلام کو سنیں' اس مجلس میں نہایت کثرت سے لوگ شریک ہوئے' امام صاحب صدر ایوان میں رونق افروز تھے' اور ان کے دائیں بائیں ان کے ترکی غلاموں کی دو صفیں تلواروں سے ٹیک لگائے کھڑی تھیں' شاہ ہرات حسین بن حرمین نے آکر سلام کیا تو امام صاحب نے اس کو اپنے قریب بٹھایا' پھر سلطان شہاب الدین غوری کا بھانجا سلطان محمود شاہ فیروز کوہ آیا اور سلام کیا تو امام صاحب نے دوسری طرف اس کو بھی اپنے قریب بیٹھنے کے لئے جگہ دی' اس کے بعد امام صاحب نے نہایت فصاحت وبلاغت کے ساتھ نفس پر ایک طویل تقریر کی۔

وفات

امام صاحب نے 606ھ میں دوشنبہ کے دن 63 سال کی عمر میں ہرات میں وفات پائی' طبقات الشافعیہ میں لکھا ہے کہ یہ عیدالفطر کا دن تھا' اور ابن ابی اصیعہ کے بیان سے اس کی تائید ہوتی ہے' چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ۔

امام صاحب کا قیام زیادہ تر رے میں رہتا تھا' لیکن وہ وہاں سے خوارزم میں آئے اور وہیں بیمار ہوئے' شدت مرض میں 21 محرم 606ھ میں اتوار کے دن اپنے شاگرد ابراہیم بن ابی بکر بن علی اصفہانی سے ایک وصیت نامہ لکھوایا اور وصیت نامہ کے لکھوانے کے بعد مرض نے طول کھینچا' یہاں تک کہ عید کے دن اسی سند میں یکم شوال کو ہرات میں انتقال کیا۔

لیکن قفطی نے اخبار الحکماء میں لکھا ہے کہ امام صاحب کا انتقال ذی الحجہ میں ہوا اور اگر یہ صحیح ہے تو عیدالفطر کی بجائے یہ عیدالاضحیٰ کا دن ہوگا۔

مقام دفن میں اختلاف ہے' شہرزوری نے لکھا ہے کہ ہرات میں پہاڑ کے نیچے دفن ہوئے' اور ابن خلکان میں ہے کہ ہرات کے قریب ایک گاؤں ہے' جس کا نام مزداخان ہے' امام صاحب اسی گاؤں کے قریب ایک پہاڑ پر دن کے آخر حصے میں دفن کئے گئے' خود امام صاحب نے بھی اسی جگہ دفن کرنے کی وصیت کی تھی' لیکن قفطی نے اخبار الحکماء میں لکھا ہے کہ ظاہر تو یہی کیا گیا' لیکن درحقیقت امام صاحب اپنے گھر ہی میں دفن کئے گئے' امام صاحب کے عقائد سے لوگ بدظن تھے اس لئے خیال تھا کہ لوگ ان کی لاش کے ساتھ بے ادبی کریں گے۔ دوسرے مورخین کے مختلف بیانات سے بھی قفطی کی یہ روایت قرین قیاس معلوم ہوتی ہے' طبقات الشافعیہ میں لکھا ہے کہ امام صاحب نے اپنے تلامذہ کو حکم دیا تھا کہ جب وہ مرجائیں تو وہ لوگ ان کی موت کی خبر نہایت شدت کے ساتھ چھپائیں اور شہرزوری کی تاریخ الحکماء میں ہے کہ امام صاحب نے عوام کے خوف سے وصیت کی تھی کہ وہ رات کو دفن کئے جائیں۔ امام صاحب کی موت کا سبب بھی فرقہ کرامیہ کا بغض وعناد تھا چنانچہ طبقات الشافعیہ اور اخبار الحکماء میں لکھا ہے کہ اسی فرقہ کے لوگوں نے امام صاحب کو زہر دلوایا اور اسی زہر سے انہوں نے وفات پائی۔

شرم کی بات

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"مجھے افسوس سے ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ وہ لوگ جو اپنے ہاتھ میں بجز خشک باتوں کے اور کچھ بھی نہیں رکھتے اور جنہیں نفسانیت اور خود غرضی سے نجات نہیں ملی اور حقیقی خدا کا چہرہ ان پر ظاہر نہیں ہوا وہ اپنے مذاہب کی اشاعت کی خاطر ہزاروں لاکھوں روپیہ دے دیتے ہیں اور بعض اپنی زندگیاں وقف کر دیتے ہیں۔ عیسائیوں میں دیکھا ہے کہ بعض عورتوں نے دس دس لاکھ کی وصیت کر دی ہے پھر (فرمانبرداروں) کے لئے کس قدر شرم کی بات ہے کہ وہ (دین حق) کے لئے کچھ بھی کرنا نہیں چاہتے یا نہیں کرتے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 615)

حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب کا

فقید المثال علمی کارنامہ

محترم پروفیسر میاں محمد افضل صاحب

کیا سب زبانیں ایک ہی زبان سے نکلی ہیں؟ یہ سوال بیسویں صدی میں بڑے زور سے ابھرا اور جواب کی تلاش شروع ہوگئی۔ کچھ لوگوں نے اس موضوع پر کام کیا۔ ولیم جونز، جو بنگال میں ایک جج کے فرائض انجام دے رہا تھا اور محمدن لاء پہ کام کر رہا تھا، مگر گن گاتا تھا سنسکرت کے، اسے جستجو ہوئی کہ زبانوں کا ماخذ تلاش کرے۔ اس نے اپنی تحقیق کے نتیجے میں انگلی سنسکرت پہ رکھ دی اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ یونانی بھی سنسکرت کی پیداوار ہے۔ میکس ملر (Maxmuller) جس نے سنسکرت کی کلاسکس کا ترجمہ کیا وہ بھی سنسکرت کے جال میں پھنس گیا بلکہ بڑے وثوق سے اس نے یہ نظریہ پیش کیا کہ سنسکرت ہی نے سب زبانوں کو جنم دیا۔ یہی ان کی ماں ہے مگر انسانی سوچ اور خدائی راہنمائی میں کیا مقابلہ۔ انسانی سوچ محدود، اس میں گھٹن بھی، اور غیر یقینی بھی۔ خدا تعالیٰ کی راہنمائی واضح بھی، روشن بھی۔ حضرت امام الزمان نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پاکے اور قرآن کریم سے استنباط کر کے یہ نظریہ پیش کیا کہ ''دنیا کی زبانوں کا ہر لفظ عربی سے تعلق رکھتا ہے'' (منن الرحمٰن) یہ کہہ کر آپ نے سنسکرت کے ہوائی قلعہ کو پیوند خاک کر دیا اور ان جلد بازوں پہ جنہوں نے سنسکرت کو سب زبانوں سے بہتر سمجھ لیا، افسوس کا اظہار کیا۔ وہ زبان کیسے دوسری زبانوں کو جنم دے سکتی ہے جس کے مفردات ناقص اور پونجی محدود ہو۔ فرمایا ''یہ اس بات پر صاف دلیل ہے کہ وہ زبانیں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور نہ ابتدائی زمانہ سے ہیں'' (ایضاً) یہ ایک انوکھا دعویٰ تھا۔ ماہرین السنہ کے لئے ایک حیرت انگیز انکشاف۔ مگر اس دعویٰ کا ثبوت کیا؟ کیا واقعی سب زبانوں کی ماں عربی ہے؟ کیا ان کے الفاظ کے ماخذ عربی میں مل جائیں گے؟ حضور نے منن الرحمٰن میں مثالیں دیں۔ جن کی روشنی میں مختلف زبانوں کے الفاظ کی روٹ تک پہنچا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ دعویٰ مزید ثبوت کا طلبگار، مزید انکشافات کا متمنی، مزید تحقیق کا محتاج ٹھہرا، پھر اپنے آقا کے ایک ایک لفظ کو سر، آنکھوں پہ بٹھانے والے ایک رفیق، ایک عالم (جن کا اصل میدان تو قانون تھا) میدان میں اتر آئے۔ حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب نے اس چیلنج کو قبول کیا۔ انہوں نے علم کے اس بحر ذخار میں غوطہ لگایا اور ایسے ایسے موتی نکالے کہ اہل علم حیران رہ گئے۔ بعض کی بھنویں تن گئیں۔ بعض نے سراہا۔ بعض نے بے اعتنائی کا اظہار کیا۔

شیخ محمد احمد مظہر صاحب کو داد دینی پڑتی ہے کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کے ثبوت بہم پہنچانے کو اپنی زندگی کا مقصد بنا لیا اور انہوں نے تن من، دھن کی بازی لگا دی۔ محترم شیخ صاحب ایک دبلے پتلے، نحیف و نزار انسان، مگر بڑے باہمت، بلند حوصلہ امام وقت کے بھی عاشق علم کے بھی شیدائی، صحیح معنوں میں محقق، مختلف زبانوں کی ڈکشنریوں پہ جھک گئے۔ مثلاً انگریزی ڈکشنری کو انہوں نے ورق ورق کر دیا۔ پھر ان صفحات کی دونوں جانب سفید کاغذ چسپاں کئے۔ تقریباً ہر لفظ کی عربی روٹ تلاش کی اور اسے ہر انگریزی لفظ کے مقابل لکھ دیا۔ کتنا مشکل کام! کتنا بڑا کام، کتنا عظیم کام، مگر یہ فقط ایک ڈکشنری، ایک ہی زبان تک محدود نہ رہا۔ بلکہ ایک ڈکشنری کے بعد دوسری۔ ایک زبان کے بعد دوسری زبان۔ مسلسل محنت ہو رہی ہے۔ الفاظ سے ایک مسلسل کشتی۔ ایک ایک لفظ کی اصلیت کی تلاش۔ ایک کے بعد دوسری زبان اور دوسری کے بعد تیسری۔ ایک سلسلہ چلا جا رہا ہے، مسلسل محنت۔ جب محترم شیخ صاحب نے ایک روز خاکسار کو دعوت دی۔ آؤ! ذرا ان الماریوں میں جھانکو! تو میں اپنا حیران و ششدر ہوا کہ تعریف کے لئے موزوں الفاظ ہی نہ مل سکے۔ سامنے الماری تھی جو بے شمار فائلوں سے اٹی ہوئی۔ نیچے سے اوپر فائلیں ہی فائلیں۔ بڑی ضخیم فائلیں، لفظوں سے لدی ہوئیں۔ تحقیق کے بوجھ سے دبی ہوئی۔ وزنی بھی اور قیمتی بھی۔ اور کتنی تھیں وہ زبانیں جن پہ تحقیق کی گئی؟ جہاں تک مجھے یاد ہے محترم شیخ صاحب نے فرمایا کہ انہوں نے 53 زبانوں پر تحقیق کی ہے۔ 53 زبانیں؟ ہم تو ان کے ناموں سے بھی شاید نہ آشنا ہوں گے۔ مگر اس مجاہد اس مرد میدان نے ان بہت سی زبانوں کا ایک ایک لفظ کھنگالا، دیکھا، پرکھا اور ہیئت تبدیل شدہ بچے کو اس کی ماں تک لے گئے۔ ترپن زبانوں پہ کام کرنا، ایک اتنا بڑا کام جو ایک بہت بڑا تحقیقی ادارہ۔ ایک اکیڈمی بھی شاید نہ کر سکے۔ لیکن ایک تن تنہا شخص، ایک عالم، اپنے آقا کے خدائی اشارے پہ کئے گئے دعوے کو سچ کرنے والے نے، سچ کر دکھایا، دعویٰ کا ایک نہیں، دو، تین نہیں بلکہ ترپن ثبوت پیش کر دیئے۔ ایک عظیم کارنامہ، ایک قابل صد فخر کام، کتنی محنت، کتنا علم، مگر کیا انکساری اور کیا عاجزی کہ نہ کبھی جتلایا نہ کام کی تشہیر کی۔ بلکہ اتنی زبردست تحقیق کے بعد۔ اتنے حیرت انگیز انکشاف کے بعد بھی یوں خاموش رہے گویا کچھ کیا ہی نہیں۔ یہ ہے بڑا پن۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے ان کی تصانیف پر چند آرٹیکل ہی لکھے گئے۔ جن میں سے دو 1965ء اور 1980ء میں پاکستان ٹائمز میں چھپے۔ ان میں سے چند اقتباسات پیش خدمت ہیں۔

1965ء میں مقبول الٰہی صاحب کا ایک آرٹیکل پاکستان ٹائمز میں چھپا، انہوں نے شیخ صاحب کی کتاب ''عربی سب زبانوں کا منبع'' جس میں انہوں نے عربی کے ام الالسنہ ہونے کا وہ دعویٰ جو خدائی رہنمائی کی بنیاد پر کیا گیا تھا اور جس کو مصنف کتاب نے پایہ ثبوت تک پہنچایا، اس کے متعلق لکھا ''جو فارمولے مصنف نے دریافت کئے ہیں ان کی وضاحت برجستہ اور موثر مثالوں کے ذریعہ کی گئی ہے۔ اور یہ مثالیں اس دعویٰ کو بڑی ٹھوس بنیادوں پر استوار کرتی ہیں۔ کتاب ایک نہایت ہی دلکش و دلچسپ تحریر ہے جس کا ہر صفحہ حیرت انگیز اور اپنے اندر ایک انوکھی بات لئے ہوئے ہے۔ یہ کتاب ایک بظاہر ناممکن کام کو حسابی انداز میں بڑے احسن طریق پر پیش کرتی ہے'' مقالہ نگار نے اس بات کا تذکرہ تو کر دیا کہ کتاب کے مصنف نے اپنی تصنیف کی بنیاد سلسلہ احمدیہ کی کتاب منن الرحمٰن پر رکھی ہے لیکن وہ ایک ہلکا سا اعتراض بھی کر گئے۔ کہ ''بہتر ہوتا کہ ایسی عالمانہ نوعیت کی کتاب کو عقیدت کے اظہار سے مبرا رکھا جاتا''۔ آخر میں وہ لکھتے ہیں کہ ''یہ کتاب ایک لحاظ سے تکمیل کا احساس بھی دلاتی ہے مگر ایک چیلنج بھی پیش کرتی ہے''۔ اس لئے مزید تحقیق کے لئے انہوں نے اسلامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ۔ اردو انسائیکلوپیڈیا اور اورینٹل کالج لاہور کو جھنجھوڑا۔ مگر کیفیت وہی رہی کہ زمین جنبد نہ جنبد گل محمد۔

1980ء تک جناب مظہر کی دوسری کتاب English Traced to Arabic چھپ چکی تھی اور تیسری Sanskrit Traced to Arabic بھی مکمل ہو چکی تھی۔ ان میں مصنف نے نہ صرف انگریزی زبان کو عربی کا مرہون منت قرار دیا، بلکہ سنسکرت، جو یورپی فلالوجسٹ کے مطابق زبانوں کی ماں قرار دی گئی، اس کی بھی اصلیت سے پردہ اٹھایا تو ماہرین السنہ چونک اٹھے۔ اس پہ جناب خالد احمد صاحب نے ایک طویل مضمون تحریر کیا اسی کے چند اقتباسات ملاحظہ ہوں۔ انہوں نے لکھا: ''ایک پاکستانی سکالر محمد احمد مظہر نے سولہ سالہ تحقیق کے بعد جب پہلی کتاب پیش کی تو اس نے دنیا کے فلالوجسٹ کو چونکا دیا اور ماہرین نے اس کا مشتاقانہ خیر مقدم کیا۔ تحقیق کی بنیاد اتنی ٹھوس ہے کہ جو قاری بھی اس کتاب کو پڑھے گا اسے یہ یقین آ جائے گا کہ انگریزی، فرانسیسی، جرمن، سپینش، لاطینی، اطالوی، یونانی، روسی، فارسی، سنسکرت اور چینی زبانوں کے الفاظ کے روٹ عربی زبان میں مل جائیں گے''۔ وہ مزید لکھتے ہیں کہ ''کتاب کے مصنف نے الفاظ کے ماخذ کے لئے جو نقشے پیش کئے ہیں ان کا مطالعہ بڑا دلکش ہے''۔ دراصل مصنف کتاب نے انگریزی الفاظ کی ایک لمبی لسٹ دے کر ان کے ماخذ عربی سے نکالے ہیں۔'' انہوں نے ماہرین السنہ کی زبان کے متعلق تھیوری کی زوردار تردید کی اور تیسری کتاب میں اس تھیوری کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی''۔

مقالہ نگار محترم شیخ صاحب کے پیش کردہ ایک اور نظریہ کو نظر توصیف سے دیکھتے ہیں۔ نظریہ یہ ہے کہ اکثر زبانوں میں (خاص طور پر سنسکرت میں) ہم آواز مگر مختلف المعانی الفاظ بکثرت پائے جاتے ہیں یہ امر ذخیرہ الفاظ کے محدود ہونے کی نشاندہی کرتا ہے اور معانی کے غیر واضح ہونے کی بھی۔ عربی زبان اس نقص سے مبرا ہونے کی وجہ سے ان زبانوں سے اعلیٰ اور اکمل ہے۔ مقالہ نگار اس حقیقت کو بھی تسلیم کرتے ہیں کہ محترم شیخ صاحب نے انڈو یورپین اور سامی زبانوں کے الفاظ کے ماخذ کی صحیح نشاندہی کر کے ڈکشنریوں میں درج شدہ الفاظ کے روٹس کو غلط قرار دیا ہے۔ گویا انہوں نے ثابت کیا کہ ڈکشنریوں میں جو مختلف الفاظ کے ماخذ درج کئے گئے ہیں وہ غلط ہیں۔ (یقیناً ایک حیرت انگیز انکشاف)۔

کالم نگار لکھتے ہیں کہ ''محترم شیخ صاحب کی دوسری کتاب (جو انگریزی زبان کے متعلق ہے) میں ان کی زبانوں سے متعلق مہارت بہتر نظر آتی ہے۔ اور وہ بڑے وثوق سے اپنی تھیوری پیش کرتے ہیں اور دوسروں کے اعتراضات کا جواب زیادہ پر اعتماد طریق پر دیتے ہیں خاص طور پر ان کا میکس ملر اور سکیٹ Skeat کی تھیوری کا رد زیادہ ٹھوس اور موثر ہے۔ وہ میکس ملر کی (مثالیں دے کر) غلطیاں بڑی تحدی سے نکالتے ہیں''۔ مقالہ نگار مزید کہتے ہیں۔ ''مظہر صاحب کے علمی کارنامے کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ اکثر قاری کو ایک خوشگوار حیرت میں ڈال دیتے ہیں''۔ مقالہ نگار مصنف کی کتاب کو آخری داد اس رنگ میں دیتے ہیں ''ایم۔ اے مظہر صاحب کی دریافت و تحقیق فلالوجی کی تاریخ میں وہی حیثیت رکھتی ہے جو میکس ملر اور ولیم جونز کی''۔ مقالہ نگار کے مطابق شاید اس موازنہ سے مصنف کا درجہ بڑھانا مقصود ہو لیکن راقم ایک بہت بڑے ماہر السنہ کو بہت کم حیثیت والے ماہرین کی صف میں کھڑا کر دینا قدرے ناانصافی سمجھتا ہے۔

افسوس کہ اتنے عظیم علمی کارنامے، اتنی بلند پایہ تحقیق کی ماہرین السنہ نے صحیح قدر نہ کی۔ وہ کام جو صدیوں پہ محیط سینکڑوں افراد کی عرق ریزی سے ممکن تھا وہ ایک شخص نے تن تنہا کر دکھایا دنیا کی ترپن زبانوں پہ تحقیق۔ ان کے ایک ایک لفظ کے ماخذ کی تلاش اس پہ غور و فکر اور پھر اسے ام الالسنہ تک پہنچا دینا۔ یہ ایک ایسا کارنامہ ہے کہ جس کی جتنی تعریف کی جائے کم ہوگی، یہ ایک ایسی تحقیق ہے جو (جب ساری کی ساری چھپ گئی) اہل یورپ کو یقیناً حیران کر دے گی اور انہیں اس دعویٰ کا قائل بھی جو امام وقت نے خدا تعالیٰ کی تائید سے پیش کیا کہ اگر کوئی ام الالسنہ ہے تو وہ عربی زبان ہے۔

طب وصحت

مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب

ہیضہ (CHOLERA) اسباب اور علاج

ہیضہ ایک متعدی مرض ہے جو اکثر وبائی شکل میں پھیلا کرتا ہے۔ کثرت سے پتلے دستوں کا آنا، قے ہونا، بہت جلد مریض کا سخت نڈھال ہو جانا، پنڈلیوں کی اینٹھن اور پیشاب کا بند ہو جانا اس کی مخصوص علامات ہیں۔ اس کا باعث ایک قسم کا جرثومہ ہے جو Vibrio Cholera کہلاتا ہے۔ یہ بہت متحرک بیکٹیریا ہے۔ اس کی شکل کوما کی طرح ہوتی ہے۔

اسباب مرض: یہ جراثیم مریض کے دست وقے سے خارج ہو کر اور پانی یا دودھ میں یا دیگر کھانے پینے کی چیزوں کے ذریعہ تندرست اشخاص کی آنتوں میں پہنچ کر اس مرض کو پیدا کرتے ہیں۔ دست وقے وغیرہ کا مادہ بستر یا کپڑوں میں لگ کر مدت تک اس مرض کے زہر کو قائم رکھتا ہے۔ کبھی کبھی یہ جراثیم کنوئیں، تالاب، چشمہ یا پانی کی دیگر سپلائی وغیرہ کے پانی میں ملکر اس مرض کے وبا کے طور پر پھیلنے کا موجب بنتے ہیں۔ یہ جراثیم پانی میں نہ صرف زندہ رہتے ہیں بلکہ تعداد میں بڑھتے بھی ہیں۔ یہ 100 سنٹی گریڈ کے درجہ حرارت میں چند منٹوں میں مرجاتے ہیں تاہم برف میں 6 ہفتے تک زندہ رہ سکتے ہیں۔ ناقص صفائی سے پانی میں آلودگی ہو سکتی ہے۔ اس کی مثال لندن کی 1854 اور 1866 کی شدید وباؤں سے خوب ملتی ہے۔ اسی طرح ہیضہ کے مریضوں کی اجابتوں سے بستروں اور کپڑوں وغیرہ میں تیمارداروں کے ہاتھوں میں آلودگی۔ مکھیاں بھی جراثیم کو غذائی اشیاء میں منتقل کر سکتی ہیں۔

علامات مرض: اس کا INCUBATION PERIOD (یعنی جسم میں پوشیدہ رہنے کی مدت) چند گھنٹوں سے 6 دن تک ہے۔ علامات کے لحاظ سے یہ مرض چار درجوں (Stages) میں منقسم ہے۔

1- پیٹ میں درد ہو کر دست وقے آنے لگتے ہیں۔ دست چاولوں کی "پچھ" کی مانند ہوتے ہیں۔ دستوں کے ساتھ ہی یا ذرا دیر بعد قے آنے لگتی ہے۔

2- اس درجہ میں مرض کی شدت ہوتی ہے۔ دست وقے زیادہ آتے ہیں۔ پانی پینے سے بھی قے آنے لگتی ہے۔

اس درجہ میں مرض کی شدت ہوتی ہے۔ دست وقے زیادہ آتے ہیں۔ پانی پینے سے بھی قے ہوتی ہے۔ ٹانگیں اور پاؤں اینٹھنے لگتے ہیں۔ سر اور پیٹ میں درد ہوتا ہے۔ شدت کی پیاس لگتی ہے۔ بے چینی اور گھبراہٹ بڑھتی جاتی ہے۔

3- اس درجہ میں مریض نہایت کمزور ہو جاتا ہے۔ سرد پسینہ آتا ہے اور سارا جسم ٹھنڈا ہو کر نیلگوں ہو جاتا ہے۔ سانس لینے میں تکلیف ہوتی ہے۔ آنکھیں پتھرا جاتی اور اندر دھنس جاتی ہیں۔ پیشاب بالکل نہیں آتا۔ نبض بہت کمزور ہو جاتی ہے۔ دست وقے آنے کم ہو جاتے ہیں۔ عضلات کانپتے ہیں۔ اور پٹھوں میں شدید اینٹھن ہوتی ہے۔ بچوں میں غشی کے دورے پڑ سکتے ہیں۔ اس درجہ میں گردوں کا فیل ہو جانا شدید نوعیت کی پیچیدگی ہے۔ اس درجہ میں موت واقع ہونے کے امکانات ہوتے ہیں۔

4- اگر مندرجہ بالا درجوں (Stages) سے مریض بچ جائے تو پھر Recovery Stage شروع ہوتی ہے اور اس میں رفتہ رفتہ علامات میں تخفیف ہوتی جاتی ہے اور مریض روبہ صحت ہو جاتا ہے۔

حفظ ماتقدم: 1- چونکہ مرض ہیضہ کثافت و غلاظت کی بیماری ہے۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے صفائی کا انتظام کریں۔ جسم ولباس اور مکان وغیرہ کو خوب پاک صاف رکھنا چاہئے۔

2- پانی کو ابالے بغیر ہرگز نہیں پینا چاہئے بلکہ ہاتھ دھونے اور کلی وغیرہ کرنے کے لئے بھی جوش دے کر ٹھنڈا کیا ہوا پانی ہی استعمال کرنا چاہئے۔

3- دودھ وغیرہ بھی ہمیشہ جوش دے کر پینا چاہئے۔ کچے دودھ سے پرہیز بہتر ہے۔

4- غذا لطیف اور زود ہضم ہو جو وقت مقررہ پر کھانی چاہئے۔ اور کھانا ہمیشہ بھوک رکھ کر کھانا چاہئے پیٹ بھر کر نہیں کھانا چاہئے۔

5- کچے اور گلے سڑے پھل اور میوے وغیرہ سے پرہیز کرنا چاہئے۔

6- ہر قسم کی غذا کو ڈھانپ کر رکھنا چاہئے تاکہ اس پر مکھیاں نہ بیٹھیں۔ مکھیاں ہیضہ کی نجاست وغیرہ پر بیٹھ کر جراثیم اپنی ٹانگوں وغیرہ کے ذریعہ کھانے میں پہنچا دیتی ہیں۔

7- کھانے پینے کے برتنوں کو کھولتے پانی سے دھو کر بالکل خشک کر کے بالکل صاف رکھنا چاہئے۔ کھانا گرم گرم اور تازہ استعمال کرنا چاہئے۔

8- جس کمرے میں ہیضہ کا مریض رہا ہو اسے ڈس انفیکٹ Disinfect کرا دینا چاہئے۔

9- ایسے اشخاص جو ہیضے کے مریضوں کی تیمارداری کر رہے ہوں، کھانا کھانے سے پہلے اپنے ہاتھوں کو کاربالک صابن سے اچھی طرح دھولیا کریں۔

10- ہرچند کہ ہیضہ کا حفاظتی ٹیکہ یقینی طور پر بہت زیادہ موثر نہیں تاہم مرض میں مبتلا ہونے والوں کی تعداد نہایت کم ہو جاتی ہے جو ٹیکہ لگوا لیتے ہیں۔ انہیں اس کے باوجود بھی احتیاط سے کام لینا چاہئے۔

علاج: موزوں اور موثر Rehydration کے ذریعہ اموات میں خاص کمی واقع ہوئی ہے۔ Rehydration یعنی جسم میں پانی کی کمی کو پورا کرنے کا بہترین ذریعہ منہ کے راستے مخصوص نمکیات سے پر محلول کا دینا ہے۔ یہ محلول اقوام متحدہ کے ادارے World Health Organisation نے بہت تحقیق کے بعد تیار کیا ہے۔ اسے ORS یعنی Oral Rehydration Salt کہتے ہیں۔ عام طور پر نمکول کہلاتا ہے۔ جو ہر جگہ دستیاب ہے۔

دست وقے آنے کی صورت میں بار بار یہ محلول دینا چاہئے تاکہ پانی کے ساتھ ساتھ نمکیات کی کمی بھی پوری ہو سکے۔ اسے تیار کرنے کا طریقہ بےحد آسان ہے۔ چار گلاس پانی ابال کر ٹھنڈا کر لیں اور اس میں ایک پیکٹ نمکول ڈال دیں۔ اب اس پانی کو بار بار پلایا جائے۔ یاد رکھئے کہ ایک دفعہ تیار کیا ہوا پانی 24 گھنٹہ تک استعمال کے قابل رہتا ہے۔

اگر بہت زیادہ پانی جسم سے خارج ہو جائے تو پھر ورید کے ذریعہ خاص ترکیب پر مشتمل ڈرپ دینی پڑتی ہے۔ اس کے علاوہ دیگر دوائیاں بھی دینی پڑتی ہے۔ تاہم اس کے لئے ضروری ہے کہ فوراً مستند معالج سے رابطہ کیا جائے۔ اور اس کی ہدایات پر سختی سے عمل کیا جائے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 33642 میں بشریٰ لطیف زوجہ عبداللطیف قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ بورڈنگ ہاؤس چونڈہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 28-2-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- ایک ایکڑ زمین واقع چک نمبر 168 مراد ضلع بہاولنگر مالیتی -/100000 روپے۔ 2- زیورات طلائی وزنی آٹھ تولہ مالیتی -/48000 روپے۔ 3- حق مہر وصول شدہ مالیتی -/30000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی -/178000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ بشریٰ لطیف محلہ بورڈنگ ہاؤس چونڈہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 طاہر احمد شریف مربی سلسلہ وصیت نمبر 26268 گواہ شد نمبر 2 رشید احمد لون محلہ حویلی والا ریلوے روڈ چونڈہ ضلع سیالکوٹ

مسل نمبر 33643 میں مبارکہ بیگم زوجہ بیوہ ڈاکٹر خواجہ نذیر احمد مرحوم قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر 75 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن F-8/1 اسلام آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 22-11-2000 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی دس تولہ مالیتی -/60000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2300 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ مبارکہ بیگم بیوہ خواجہ نذیر احمد مرحوم گلی نمبر 38 C/O خواجہ داؤد احمد F-8/1 2-B اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 امتیاز احمد ولد ڈاکٹر نذیر احمد اسلام آباد گواہ شد نمبر 2 خواجہ داؤد احمد F8/1 اسلام آباد

مسل نمبر 33644 میں ہادیہ پرویز بنت چوہدری پرویز احمد صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 46/18 دارالرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 11-6-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی وزنی 23 گرام 900 ملی گرام مالیتی -/11400 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے

منظور فرمائی جاوے-الامۃ ہادیہ پرویز 46/18 دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 چوہدری غلام حسین مکان نمبر 46/18 دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 2 چوہدری نصیر احمد وڑائچ وصیت نمبر 19891

(سیکرٹری کمیٹی کفالت
یتیم بچوں کا مستقبل شاندار بنانے میں معاونت فرمائیں یکصد یتامیٰ-دارالضیافت ربوہ)

اطلاعات واعلانات

نکاح

مکرم مرزا وسیم احمد صاحب ابن مکرم مرزا نعیم احمد صاحب دھوبی گھاٹ فیصل آباد کا نکاح مورخہ 29 ستمبر 2001ء کو عزیزہ اختر نسیم صاحبہ بنت مکرم طاہر نسیم صاحب دارالنصر ربوہ سے مبلغ ساٹھ ہزار روپے حق مہر پر محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے بیت المبارک ربوہ میں پڑھا-مکرم مرزا وسیم احمد صاحب مکرم مرزا صدیق احمد صاحب (مرحوم) آف فیصل آباد کے پوتے ہیں اور عزیزہ اختر نسیم صاحبہ مکرم قاری عبدالمنان صاحب کی پوتی اور میاں عبداللطیف صاحب شاہ کوٹی (الکریم جیولرز) کی نواسی ہیں-احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے-

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم عبدالکبیر صاحب محلہ دارالرحمت شرقی الف ریلوے روڈ ربوہ کو مورخہ 6 اکتوبر 2001ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے-حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کا نام عبدالواسع عطا فرمایا ہے نومولود خدا کے فضل سے وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے-نومولود مکرم ماسٹر عبدالقدیر صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم عبدالخالق صاحب (دفتر محاسب) محلہ دارالعلوم وسطی کا نواسہ ہے-احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وتندرستی والی فعال لمبی زندگی عطا فرمائے-خادم دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب بنائے-آمین

درخواست دعا

مکرم مشتاق احمد صاحب سندھو آف نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ لکھتے ہیں کہ ان کے عزیز مکرم مشتاق احمد صاحب کاہلوں آف کراچی کا اپنڈکس کا آپریشن ہوا ہے-احباب سے ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے-

مکرم محمد رافع خان صاحب (دارالنصر غربی حلقہ اقبال) ابن مولوی نذر احمد خان صاحب مرحوم کارکن دفتر امور عامہ کو بائیں طرف فالج کا حملہ ہوا تھا-اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت بہتری کی طرف مائل ہے-احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے-

ولادت

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایم طاہر صاحب بٹ انسپکٹر انصاراللہ پاکستان کو مورخہ 9-اکتوبر 2001ء کو ایک بیٹے اور بیٹی کے بعد دوسری بیٹی سے نوازا ہے-حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت سامعہ تحریم بٹ نام عطا فرمایا ہے-نومولودہ مکرم ماسٹر منصور احمد بٹ صاحب دارالنصر وسطی کی پوتی اور مکرم محمد رمضان بٹ صاحب سمن آباد فیصل آباد کی نواسی ہے-بچی خدا کے فضل سے وقف نو میں شامل ہے-احباب جماعت سے بچی کی صحت وسلامتی و درازی عمر اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے-

مکرم ناصر احمد بلوچ صاحب سیکرٹری تحریک جدید دارالعلوم وسطی ربوہ لکھتے ہیں خاکسار کے بیٹے قاسم احمد بلوچ کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹے کے بعد 27-اگست 2001ء کو لڑکی سے نوازا ہے-حضور نے ازراہ شفقت نومولود بچی کا نام "حانیہ بلوچ" عطا فرمایا ہے-بچی مکرم فیض اللہ بلوچ صاحب رحمان کالونی ربوہ کی نواسی ہے-احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت والی لمبی زندگی عطا کرے اور خادم سلسلہ نیز والدین کے لئے قرۃ العین بنائے-(آمین)-

پتہ مطلوب ہے

مکرم عبدالحمید صاحب ولد عبدالرشید صاحب ساکن گلشن اقبال کراچی وصیت نمبر 20520 کا 1997ء سے دفتر کے ساتھ کوئی رابطہ نہیں-اگر وہ یہ اعلان خود پڑھیں یا ان کے بارہ میں کسی دوست کو علم ہو تو فوری دفتر وصیت کو مطلع کریں-

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ایم ٹی اے کے روحانی مائدہ سے بھرپور فائدہ اٹھائیے

بقیہ صفحہ 1

1-15 a.m	مجلس سوال وجواب (انگلش)
2-15 a.m	تقریر
2-40 a.m	ہومیوپیتھی کلاس
3-45 a.m	آئینہ
4-25 a.m	چائنیز سیکھئے
5-05 a.m	تلاوت-خبریں-درس حدیث
5-50 a.m	چلڈرنز کلاس
6-50 a.m	مجلس عرفان
7-50 a.m	ایم ٹی اے سپورٹس (فٹ بال)
8-40 a.m	سفر ہم نے کیا
9-00 a.m	لجنہ میگزین
9-50 a.m	اردو کلاس
11-05 a.m	تلاوت-خبریں-درس حدیث
11-50 a.m	سرائیکی پروگرام
12-55 p.m	ایم ٹی اے سپورٹس (فٹ بال)
1-50 p.m	اردو کلاس
3-00 p.m	انڈونیشین سروس
3-30 p.m	بنگالی پروگرام
4-00 p.m	سیرۃ النبیؐ
4-50p.m	درود شریف
5-00 p.m	خطبہ جمعہ (لندن سے براہ راست)
6-05 p.m	تلاوت-خبریں
6-35 p.m	مجلس عرفان
7-35 p.m	سفر ہم نے کیا
7-55 p.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
8-55 p.m	چلڈرنز کلاس
9-55 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت
11-10 p.m	فرانسیسی پروگرام
11-55 p.m	اردو کلاس نمبر 278

ہفتہ 20 اکتوبر 2001ء

1-05 a.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
2-05 a.m	سفر ہم نے کیا
2-25 a.m	مجلس عرفان
3-20 a.m	لجنہ میگزین
4-05 a.m	ایم ٹی اے سپورٹس (فٹ بال)
5-05 a.m	تلاوت-خبریں-درس حدیث
5-45 a.m	چلڈرنز کارنر
6-20 a.m	کہکشاں
6-45 a.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
7-45 a.m	کمپیوٹر سب کے لئے
8-25 a.m	جرمن ملاقات
9-25 a.m	اردو اسباق
9-55 a.m	لقاء مع العرب نمبر 402
11-05 a.m	تلاوت-خبریں-درس حدیث
11-40 a.m	ایم ٹی اے ماریشس
12-30 p.m	تبرکات
1-20 p.m	سفر ہم نے کیا
2-00 p.m	لقاء مع العرب
3-00 p.m	انڈونیشین سروس
4-00 p.m	حضور کی مجلس سوال وجواب
4-30 p.m	چلڈرنز کارنر
5-05 p.m	تلاوت-خبریں
5-35 p.m	بنگالی سروس
6-35 p.m	جرمن ملاقات
7-35 p.m	کمپیوٹر سب کے لئے
8-05 p.m	کوئز: خطبات امام
8-55 p.m	چلڈرنز کلاس
9-55 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت
11-10 p.m	فرانسیسی پروگرام

اتوار 21 اکتوبر 2001ء

12-00 a.m	لقاء مع العرب
1-00 a.m	عربی پروگرام
1-30 a.m	جرمن ملاقات
2-30 a.m	کمپیوٹر سب کے لئے
3-00 a.m	چلڈرنز کلاس
4-00 a.m	کوئز: خطبات امام
4-25 a.m	حضور کی مجلس سوال وجواب
5-05 a.m	تلاوت-خبریں-سیرۃ النبیؐ
6-00 a.m	چلڈرنز کارنر
6-40 a.m	درس القرآن
8-10 a.m	ہماری کائنات
8-30 a.m	ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات
9-30 a.m	فرانسیسی سیکھئے
9-55 a.m	اردو کلاس
11-05 a.m	تلاوت-خبریں-سیرۃ النبیؐ
12-00 p.m	درس القرآن نمبر 15
1-30 p.m	چائنیز پروگرام
2-05 p.m	اردو کلاس
3-10 p.m	انڈونیشین پروگرام
4-05 p.m	چلڈرنز کلاس
5-05 p.m	تلاوت-خبریں
5-40 p.m	بنگالی سروس
6-40 p.m	ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات
7-40 p.m	ہماری کائنات
8-00 p.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
9-00 p.m	چلڈرنز کارنر
9-15 p.m	فرانسیسی پروگرام
9-55 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت
11-15 p.m	انگلش پروگرام

بستر پر پیشاب نکل جانے، مثانہ کی کمزوری کی مفید دوا
بول بستری GHP-325/GH
20ML قطرے یا 20 گرام گولیاں-قیمت =/25
عزیز ہومیوپیتھک ربوہ فون 212399

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

☆ سوموار 15-اکتوبر غروب آفتاب 5-39
☆ منگل 16-اکتوبر طلوع فجر 4-48
☆ منگل 16-اکتوبر طلوع آفتاب 6.10

معصوم افغانوں کی ہلاکت پر دکھ ہے دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ پاکستان کی سرزمین پر کوئی بھی امریکی جنگی فوجی موجود نہیں ہے اور نہ ہی پاکستان کی سرزمین سے افغانستان پر حملہ کیا جائے گا- معمول کی پریس بریفنگ کے دوران انہوں نے کہا کہ امریکہ کے حملے افغانستان کے عوام کے خلاف نہیں ہو رہے ہیں- ہم امریکہ اور طالبان کے درمیان ثالث نہیں- بدقسمتی سے ہم طالبان قیادت کو اپنے موقف پر قائل کرنے میں ناکام رہے ہیں- امریکہ نے آپریشنل پلان میں شریک نہیں کیا- ہمیں معصوم افغانوں کی ہلاکت پر دکھ ہے-

پاکستان کے 2 اڈوں پر امریکی فوجی مرکز قائم امریکی فوج نے پاکستان کے دو فضائی اڈوں جیکب آباد اور پسنی پر اپنا مرکز قائم کر لیا ہے جہاں سے وہ افغانستان میں حملے کرنے اور امدادی آپریشنوں کے لئے بہتر پوزیشن میں آ گئے ہیں- امریکی فوجی ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ اقدام نہ صرف امریکی فوجیوں بلکہ پاکستان کے لئے بھی خطرناک ہے- امریکی فوجیوں کو اسامہ کے خلاف حملہ کا جبکہ پاکستان کو اپنے عوام اور طالبان کی طرف سے بھی خطرہ ہے-

امریکی آپریشن ختم ہونا چاہئے وزیر خارجہ عبدالستار نے کہا ہے کہ اسامہ بن لادن کی گرفتاری کے بعد امریکی فوجی آپریشن ختم ہونا چاہئے- انہوں نے متنبہ کیا کہ اگر ہم کو طول دیا گیا تو اسے اسلامی دنیا میں مسلم امہ کا نقصان تصور کیا جائے گا- اپنے ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ افغان عوام ایک چھوٹے سے گروپ کے ہاتھوں یرغمال بن گئے ہیں- جسے انہوں نے پناہ دی- انہوں نے امید ظاہر کی کہ اہداف کو جلد یا بدیر حاصل کیا جائے گا- اسامہ بن لادن اور اس کے ساتھی پکڑے جائیں گے- اور انہیں انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے گا اور ان کے کیمپ بند کر دیئے جائیں گے-

پاک بھارت بڑھتی ہوئی کشیدگی اور امریکہ کی تشویش افغانستان کے خلاف امریکی اور اس کے اتحادیوں کی جنگ کے دوران جموں و کشمیر کے مسئلے پر پاکستان اور بھارت کے درمیان بڑھتی ہوئی کشیدگی انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتی ہے- یہ بات امریکی وزارت خارجہ کے ایک سینئر اہلکار نے کہی- اس کشیدگی کے خاتمے کی غرض سے ہی امریکی وزیر خارجہ کولن پاول پاکستان اور بھارت کے دورے پر آ رہے ہیں-

اسامہ دے دو جنگ روک دیں گے امریکی صدر بش نے افغانستان پر فضائی حملوں کے 5 روز مکمل ہونے پر طالبان حکومت کو پھر پیشکش کی ہے کہ اگر وہ اسامہ بن لادن کو امریکہ کے حوالے کر دے تو جنگ رک سکتی ہے- واشنگٹن میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے صدر بش نے کہا کہ افغانستان پر بمباری سے امریکی مقاصد کافی حد تک پورے ہو رہے ہیں اور امریکی فوجوں کو کامیابی حاصل ہو رہی ہے- افغان حکمران طالبان کے جنگی ٹھکانوں کو تباہ کر دیا گیا ہے ان کی فضائی فوج کو بے اثر اور توپوں کو خاموش کر دیا گیا ہے- انہوں نے مزید کہا کہ وہ اب بھی طالبان کو ایک اور موقع دینا چاہتے ہیں اگر طالبان اسامہ بن لادن اور اس کی تنظیم القاعدہ کے لیڈروں کو امریکہ کے حوالے کر دیں تو جنگ رک سکتی ہے- انہوں نے کہا جان بوجھ کر کسی شہری آبادی کو نشانہ نہیں بنایا گیا-

کابل اور قندھار پر چھٹے روز بھی شدید بمباری امریکہ کے جنگی ہوائی جہازوں نے کابل اور قندھار اور جلال آباد پر شدید بمباری کی ہے- کابل شہر میں صبح کو ہونے والی بمباری کے دوران 14 خوفناک دھماکے سنائی دیئے- بی بی سی ٹی وی نے بتایا کہ کابل کے نزدیک طالبان کے ایک اسلحہ ڈپو کو بھی نشانہ بنایا گیا- قندھار میں بھی شدید بمباری ہوئی اور طالبان کے فوجی ٹھکانوں، تنصیبات اور اسامہ کے ٹھکانوں کو نشانہ بنایا گیا- طالبان کا کہنا ہے کہ اس بمباری سے 100 سے زائد افراد ہلاک ہوئے-

ملک گیر مظاہرے تینوں صوبوں کی طرح پنجاب بھر میں بھی افغانستان پر امریکی حملوں کے خلاف احتجاجی مظاہرے ہوئے جن میں ہزاروں افراد شریک ہوئے- شرکاء نے اسامہ بن لادن کی حمایت میں نعرے لگائے- اور کہا کہ افغانستان امریکہ کا قبرستان ثابت ہوگا- مظاہروں میں کہا گیا کہ کولن پاول کی پاکستان آمد پر ملک گیر پہیہ جام ہڑتال ہوگی-

تمام بڑے شہروں میں جلوس پرامن رہے وزارت داخلہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ اسلام آباد، راولپنڈی، لاہور، کوئٹہ، کراچی اور پشاور میں افغانستان پر امریکی حملوں کے خلاف جلوس نکالے گئے لیکن یہ جلوس پرامن رہے ان شہروں میں مارکیٹیں کھلی رہیں- کراچی میں پولیس کو شرپسند عناصر پر آنسو گیس پھینکنا پڑی لیکن کوئی جانی نقصان نہیں ہوا-

امریکہ نے شام کے خلاف کارروائی کی بھی دھمکی دے دی امریکہ کے نائب وزیر خارجہ رچرڈ آرمیٹیج نے کہا ہے کہ افغانستان میں برسراقتدار طالبان کے کمانڈروں اور ملا عمر کے درمیان اختلافات پیدا ہونا شروع ہو گئے ہیں- ان کا کہنا ہے کہ یہ کمانڈر کبھی وقت ملا عمر سے بغاوت کر سکتے ہیں- انہوں نے کہا کہ اسامہ کی گرفتاری اور القاعدہ کی تباہی کے بعد ہمیں کوئی غرض نہیں کہ افغانستان میں کس کی حکومت بنتی ہے- انہوں نے مزید کہا کہ اگر شام نے افغانستان میں دہشت گردی کے خلاف جاری مہم میں امریکہ کی حمایت نہ کی تو بعد ازاں شام کے خلاف بھی کارروائی کی جا سکتی ہے-

زمینی حملہ پاکستان یا ازبکستان سے کیا جائے امریکہ کے وزیر دفاع ڈونلڈ رمزفیلڈ نے واشنگٹن میں صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ کا ہدف افغانستان میں طالبان حکومت کا خاتمہ ہے اور القاعدہ تنظیم کو توڑنے کے ساتھ ساتھ مردہ یا زندہ گرفتار کرنا ہے- انہوں نے کہا کہ پاکستان نے افغانستان کے خلاف فوجی کارروائی میں امریکہ کو لاجسٹک سپورٹ دینے کا وعدہ کیا ہے- جبکہ پاکستان سے ہائر کئے جانے والے ائیرپورٹس کو صرف ریسکیو اور ریلیف جیسے کاموں کے لئے استعمال میں لایا جائے گا- انہوں نے افغانستان پر زمینی حملے کے حوالے سے کہا کہ یہ واضح نہیں ہے کہ ان حملوں کا آغاز پاکستان یا ازبکستان کی طرف سے شروع کیا جائے گا-

امریکہ کے جدید ہتھیار امریکہ کے وزیر دفاع نے کہا ہے کہ افغانستان پر جدید قسم کے ہتھیار استعمال کئے جا رہے ہیں- انہوں نے کہا کہ افغانستان میں مورچوں کو تباہ کرنے کے لئے پانچ ہزار پاؤنڈ وزنی بم استعمال کئے جا رہے ہیں- کیونکہ جی بی یو 28 اور پانچ ہزار پاؤنڈ وزنی بم خلیج کی جنگ میں استعمال کئے گئے تھے- جن کا تجربہ کامیاب رہا تھا- انہوں نے کہا پوری دنیا میں امریکہ کی آدھی فوج کو طالبان کی حکومت اور ان کا اسلحہ تباہ کرنے کے لئے بلایا گیا ہے-

کوفی عنان اور اقوام متحدہ کو امن کا نوبل پرائز اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان اور اقوام متحدہ کے ادارے کے لئے امن کے نوبل پرائز کا اعلان کیا گیا ہے- یہ اعلان نارویجن نوبل انسٹیٹیوٹ نے کیا- رائٹر کے مطابق سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے اس اعلان پر اپنے ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس بڑے اعزاز کے پانے پر میں بہت خوشی محسوس کر رہا ہوں- یہ زندگی میں نوبل انعام حاصل کرنے والے عالمی ادارے کے پہلے سربراہ ہیں-

پاکستان اور امریکہ کا اتحاد قبول نہیں بھارت نے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان اور امریکہ کے درمیان طویل مدتی اتحاد کی مخالفت کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ دونوں ملکوں کا سرد جنگ کی طرز پر کوئی طویل مدتی اشتراک قبول نہیں کیا جائے گا-

دیسی گھی اور مکھن
ہمارے ہاں دیسی گھی مکھن اور کریم
اعلیٰ کوالٹی میں دستیاب ہے-
خان ڈیری انڈسٹریز
38/1 دارالفضل ربوہ فون 213207

اکسیر بلڈ پریشر
ایک ایسی دوا ہے جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے- اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے- حکماء اور ڈاکٹرز اپنی پریکٹس میں گارنٹی کے ساتھ استعمال کروا سکتے ہیں- فی ڈبی (10 یوم کی دوا) -/30 روپے ڈاک خرچ 30 روپے پریکٹس کیلئے بڑی پیکنگ خصوصی رعایت کے ساتھ دستیاب ہے- تیار کردہ
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)
گول بازار ربوہ فون 212434-211434

6 فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
عثمان الیکٹرونکس
فرج-فریزر-واشنگ مشین
ٹی وی گیزر-ائر کنڈیشنر-
وی سی آر بھی دستیاب ہیں-
1-لنک میکلوڈ روڈ
7231680
7231681
7223204
7353105
رابطہ - انعام اللہ
بالمقابل جو ہال بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

SAIGAL SONS
CLEARING & FORWARDING AGENT
Z.N. TRADING
Z.N. TRADING (SINGAPORE) PTE LTD

SAIGAL SONS
4th Floor, Room # 6,
Noman Tower,
Marston Road,
Karachi-Pakistan.
Tel: 7736553, 7732860, 7731692
Fax: (92-21) 7720723

Z.N. TRADING
75 High Street No. 05-02,
Wisma Sugnomal
Singapore, 179435
Tel: 338 3861, 338 9679
Fax: 338 3862
E-mail: sidra@singnet.com.sg
Website: http://zntrade.hypermart.net/